© rasailojaraid.com

صدقِ جدید۔ لکھنؤ

فرعون کی لاش

اور

قرآنِ کریم

قرآنِ کریم میں بہ تصریح موجود ہے کہ فرعون کی نعش کو آنے والی نسلوں کو درسِ عبرت دینے کی غرض سے محفوظ رکھا گیا ہے [illegible] گزریں کہ مغربی ماہرینِ اثریات نے غرق شدہ فرعون کی نعش جو ممی کی صورت میں محفوظ چلی آئی تھی ڈھونڈ نکالی ہے اور وہ اس وقت قاہرہ کے عجائب خانہ کے رکھی ہوئی ہے۔ بائبل میں صرف اتنا درج ہے کہ فرعون ڈوب کر ختم ہو گیا۔ صرف قرآن مجید ہی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کی نعش محفوظ ہے۔

ایک مغربی محقق ڈاکٹر موریس بیوکیلی نے اپنی کتاب دی بائبل دی قرآن اینڈ سائنس کے پورے دس صفحات میں اس نعش کے متعلق قرآن کے بیان کی صداقت کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"جو لوگ مقدس کتابوں کی سچائی کے لئے جدید ثبوت مانگتے ہیں وہ قرآن کی ان آیات کو پڑھیں۔ فالیوم ننجیک ببدنک الخ سورہ یونس۔ اور پھر قاہرہ کے عجائب خانہ میں شاہی ممیوں کے کمرہ کو دیکھیں تو وہ اس کی نہایت شاندار تصدیق پالیں گے"

کتاب کا اقتباس معاصر رسالہ دہلی کے شمارہ مئی ۸۱ء میں مولانا وحیدالدین خان صاحب کے قلم سے نکلا ہے۔

انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ڈاکٹر موصوف کو اس کا شوق پیدا ہوا کہ وہ قرآن کے سائنسی بیانات کا جدید تحقیقات سے مقابلہ کریں۔ اس مقصد کی خاطر انہوں نے عربی سیکھی تاکہ قرآن کو براہِ راست اس کی زبان کو سمجھ سکیں۔ اس کے بعد انہوں نے ڈھائی سو صفحات پر مشتمل مذکورہ کتاب شائع کی۔

مضمون نگار نے آگے چل کر اس محققانہ کتاب کے آخری فقروں کا ترجمہ مع اصل تحریر انگریزی متن کے نقل کیا ہے جو ہر مسلمان کے ایمان کو تازہ کرنے والا ہے:۔

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں علم کی جو سطح تھی اسے دیکھتے ہوئے یہ بات بالکل ناقابلِ قیاس ہے کہ قرآن کے بہت سے بیانات جو سائنس سے تعلق رکھتے ہیں وہ کسی آدمی کے لکھے ہوئے ہوں۔ یہ بات پوری طرح معقول ہے کہ قرآن کو نہ صرف خدائی الہام سمجھا جائے بلکہ مزید اسے ایک بہت امتیازی درجہ دیا جائے۔ قرآن اپنے مستند ہونے کی جو ضمانت دیتا ہے اور اس کے اندر جو سائنسی بیانات ہیں جب ان کا مطالعہ آج کیا جاتا ہے تو وہ قرآن کو انسانی کتاب قرار دینے کے خلاف ایک چیلنج معلوم ہوتے ہیں"

© rasailojaraid.com